انتخابِ حاجی بابا اصفہانی

——————— شیخ احمد کرمانی

گفتارِ اوّل

سرگذشت حاجی بابا کے حوالے سے حاجی بابا اصفہانی کے حالاتِ زندگی قلمبند کیجیے۔

حاجی بابا کے والد کا نام کربلائی حسن تھا جو ایران کے مشہور شہر اصفہان کا نائی تھا۔ سترہ سال کی عمر میں ایک پڑوسی شمع فروش کی بیٹی سے کربلائی حسن کا نکاح ہوا۔ یہ شادی مبارک ثابت نہ ہوئی کیونکہ وہ عورت بڑی فضول خرچ تھی اور کربلائی حسن اس سے تنگ آگیا تھا اپنی فنی مہارت اور شہرت کی وجہ سے اس کے گاہکوں کی ایک بڑی تعداد کو خاص کر تاجروں کو اپنا گرویدہ بنا لیا تھا۔ تین سال کے پیشہ کے بعد اس کے پاس اتنا سرمایہ ہو گیا تھا کہ اس نے دوسری شادی کرنی چاہی۔ اس نے ایک مالدار صراف کی بیٹی کو نکاح کا پیغام دیا۔ کربلائی حسن نے ایک مدت سے صراف کی مرضی کے مطابق اس کے بال کاٹے تھے۔ وہ صراف پرانے تعلقات کے باعث اس کے پیغام کو رد نہ کر سکا اور شادی ہو گئی۔

اس خیال سے کہ تھوڑی مدت تک پہلی بیوی کے درد سر سے آزاد رہے اس لئے نئی بیوی کے باپ کے نزدیک تقدس فروشی کر کے کربلائی حسن عازم کربلا ہوا۔ کیونکہ اس کا نیا سسر صرافی سے دینار و درہم کی ٹھیلی کاٹتے اور کھرے سکوں کے بدلے کھوٹے سکے دینے میں پس و پیش نہ کرتا تھا لیکن شریعت کی پابندی کا دارو مدار اس پر تھا۔ اس کی نئی بیوی اس سفر میں اس کے ساتھ تھی۔ اس سفر کے دوران اسے ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام لوگوں نے حاجی رکھ دیا۔ اس سفر سے پہلے حاجی کے باپ کا نام صرف حسن دلاک تھا اس کے بعد وہ کربلائی کے لقب سے موسوم کیا جانے لگا۔

کربلائی نے سفر پر جانے سے پہلے اپنی دکان کا کام اپنے ایک بزرگ شاگرد کے حوالے کر دیا تھا۔ سفر سے لوٹ کر اس نے دکان اپنے قبضہ میں کر لی۔

کربلائی کی تمام اور ریاکارانہ اظہار تقدس کی بنا پر اب اس کی دکان پر تاجر گاہکوں کے علاوہ ملاؤں اور دین کے دعویداروں کے قدم بھی آنے لگے۔

کربلائی کی خواہش تھی کہ اس کا بیٹا اُسترا یعنی حجامت کے فن میں ماہر ہو اور اس کو پڑھائی لکھائی اور نماز روزہ کے متعلق بھی واقفیت ہو۔ کربلائی کی خوش قسمتی سے اس کی دکان کے بغل والی مسجد میں ایک شخص مکتب داری کرتے تھے جو اس کے گاہک بھی تھے۔ کربلائی خدا کا قرب اور ثواب حاصل کرنے کی غرض سے اس کے بال مفت تراشا کرتا تھا۔ اس نے حاجی کو ایک دن دکان پر دیکھا اور کربلائی کی خدمت کے عوض اس لڑکے کو بغیر معاوضہ پڑھانا شروع کیا۔ دو سال کا وقت گزرا تو حاجی میں تھوڑی صلاحیت پیدا ہوئی اور وہ قرآن شریف روانی سے پڑھنے لگے۔ اور لکھنے بھی لگے۔ چھٹی کے دوران بھی اس کی تعلیم کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ باپ کی دکان پر حجامت کا کام سیکھنے میں اس کی پیشانی ہوتی تھی اور جب گاہکوں کی بھیڑ ہوتی، تو چرواہوں اور شتربانوں کے سر حاجی بابا کے حوالے ہوتے تھے۔ حاجی ان کے بال تراشنے میں ان کے سر کی اچھی حجامت بناتا اور سر خراشی کرتا۔ کم ہی لوگ اس کی سر خراشی کی تاب لا سکتے تھے اور بھاگ کھڑے ہوتے تھے۔

سولہ سال کی عمر میں لوگوں کے لیے یہ تمیز کرنا مشکل ہو گیا تھا کہ حاجی استرا چلانے میں تیز ہے یا بات بنانے میں۔ حجامت کے فن میں سر کو نرمی سے مونڈنے، مناسب خط بنانے، داڑھی کو درست کرنے، کان صاف کرنے اور غسل خانہ کے باہر کی تمام آرائشوں میں وہ کافی ترقی پا چکے تھے۔

اور غسل خانہ کے اندر بھی ٹکّی مارنا، بدن کی مالش کرنا، سکر ٹن ہٹانے